آیات نمبر 128 تا 135 میں بیان کہ روز قیامت بہت سے جنات اور انسان یہ تسلیم کریں گے کہ ہم برے اعمال کے لئے ایک دوسرے کو استعمال کرتے رہے ہیں، ان سب کا ٹھکانہ جہنم ہو گا۔ اللہ کسی بستی کو ہلاک نہیں کرتا جب تک وہاں رسول بھیج کر انہیں خبر دار نہ کر دیا جائے۔ جنت میں ہر شخص کو اس کے اعمال کے اعتبار سے درجات ملیں گے۔ اللہ بے نیاز ہے وہ چاہے تو سب کو ختم کر دے، کوئی بھی اس کی گرفت سے بچ نہیں سکتا۔ رسول اللہ کو تلقین کہ کفار سے کہہ دیں کہ وہ اپنے طریقہ پر چلیں، میں اپنے طریقہ پر چلوں گا جلد ہی معلوم ہو جائے گا کہ کون کامیاب ہوتا ہے

وَ یَوْمَ یَحْشُرُهُمْ جَمِیْعًا ۚ یٰمَعْشَرَ الْجِنِّ قَدِ اسْتَكْثَرْتُمْ مِّنَ الْاِنْسِ ۚ اور جس دن اللہ سب جن و اِنس کو جمع کریگا اور فرمائے گا کہ اے شیاطین وجنات کے گروہ! تم نے انسانوں سے بہت فائدے حاصل کئے وَ قَالَ اَوْلِیٰٓؤُهُمْ مِّنَ الْاِنْسِ رَبَّنَا اسْتَمْتَعَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ وَّ بَلَغْنَآ اَجَلَنَا الَّذِیْٓ اَجَّلْتَ لَنَا ؕ اور انسانوں میں سے ایسے لوگ جو ان کے دوست بنے ہوئے تھے کہیں گے کہ اے ہمارے رب! ہم دونوں نے ہی ایک دوسرے سے خوب فائدہ اٹھایا اور بالآخر ہم اپنے اس مقررہ وقت کو پہنچ گئے جو تو نے معین کیا تھا قَالَ النَّارُ مَثْوٰىكُمْ خٰلِدِیْنَ فِیْهَآ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ حَكِیْمٌ عَلِیْمٌ ﴿۱۲۸﴾ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اب تم سب کا ٹھکانا جہنم ہے جس میں تم ہمیشہ رہو گے سوائے اس کے کہ اللہ کی منشا کچھ اور ہو، بیشک آپ کا رب بڑی حکمت والا بڑے علم والا ہے وَ كَذٰلِكَ نُوَلِّیْ بَعْضَ الظّٰلِمِیْنَ بَعْضًۢا بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ﴿۱۲۹﴾ اس طرح ہم ان

ظالموں کو آخرت میں بھی ایک دوسرے کا ساتھی بنا دیں گے، ان گناہوں کے سبب جو وہ مل کر کیا کرتے تھے [★] رکوع [۱۵] يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ وَ يُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ؕ

پھر اللہ ان سے فرمائے گا کہ اے گروہِ جن وانس! کیا تمہارے پاس خود تم ہی میں سے رسول نہیں آئے تھے جو تمہیں میری آیات پڑھ کر سناتے تھے اور تمہیں آج کے دن کی پیشی سے ڈراتے تھے قَالُوْا شَهِدْنَا عَلٰٓى اَنْفُسِنَا وَ غَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَ شَهِدُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ ﴿۱۳۰﴾ وہ سب کہیں گے کہ ہاں ہم اپنے خلاف خود یہ گواہی دیتے ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ انہیں دنیا کی زندگی نے فریب میں مبتلا کئے رکھا تھا اور وہ سب اپنے خلاف اس امر کا اعتراف کریں گے کہ بلاشبہ وہ کافر تھے ذٰلِكَ اَنْ لَّمْ يَكُنْ رَّبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّ اَهْلُهَا غٰفِلُوْنَ ﴿۱۳۱﴾ آپ کے رب کا یہ طریقہ نہیں ہے کہ اپنے رسولوں کے ذریعے خبردار کئے بغیر کسی بستی والوں کو ان کے گناہوں کی پاداش میں ہلاک کر دے وَ لِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا ؕ وَ مَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۳۲﴾ ہر شخص کے درجات اس کے اعمال کے لحاظ سے مقرر ہیں اور آپ کا رب لوگوں کے اعمال سے بے خبر نہیں ہے وَ رَبُّكَ الْغَنِيُّ ذُو الرَّحْمَةِ ؕ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَ يَسْتَخْلِفْ مِنْۢ بَعْدِكُمْ مَّا يَشَآءُ كَمَآ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ ذُرِّيَّةِ قَوْمٍ اٰخَرِيْنَ ﴿۱۳۳﴾ اور آپ کا پروردگار بے نیاز اور مہربان ہے اگر وہ چاہے تو تم سب کو

لے جائے اور تمہارے بعد جس کو چاہے تمہارا جانشین بنا دے جیسا کہ تمہیں
دوسرے لوگوں کی نسل سے پیدا کیا اِنَّ مَا تُوْعَدُوْنَ لَاٰتٍ ۙ وَّ مَآ اَنْتُمْ
بِمُعْجِزِیْنَ﴿۱۳۴﴾ جس چیز یعنی قیامت کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے وہ یقینا آنے والی ہے
اور تم اللہ کو عاجز کر دینے کی طاقت نہیں رکھتے قُلْ یٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰی
مَكَانَتِكُمْ اِنِّیْ عَامِلٌ ۚ اے پیغمبر (صَلَّى ٱللَّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)! آپ فرما دیجئے کہ اے میری قوم!
تم اپنی جگہ کام کرتے رہو میں اپنا کام کر رہا ہوں فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ مَنْ تَكُوْنُ
لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِ ؕ اِنَّهٗ لَا یُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ﴿۱۳۵﴾ پھر عنقریب تمہیں معلوم ہو
جائے گا کہ آخرت کا گھر کس کے لئے ہے، یقینا ظالم کبھی فلاح نہیں پا سکتے۔

آیات نمبر 136 تا 140 میں بیان کہ کفار اپنے کھیت اور مویشیوں کی پیداوار میں سے اللہ اور اپنے بتوں کے نام پر حصے نکالتے ہیں، پھر ان کے عقیدہ کے مطابق اللہ کے حصہ میں سے تو بتوں کے حصہ میں دیا جا سکتا ہے لیکن بتوں کے حصہ میں سے اللہ کے حصہ میں کچھ شامل نہیں کیا جا سکتا۔ کفار نے بہت سی چیزوں کو اپنی مرضی سے حلال اور حرام قرار دے لیا تھا جس کی کوئی بنیاد نہیں۔ جن لوگوں نے اپنی اولاد کو قتل کیا اور اللہ کی حلال کردہ اشیاء کو حرام ٹھہرایا وہی لوگ خسارہ میں رہیں گے۔

وَ جَعَلُوْا لِلّٰهِ مِمَّا ذَرَاَ مِنَ الْحَرْثِ وَ الْاَنْعَامِ نَصِيْبًا فَقَالُوْا هٰذَا لِلّٰهِ بِزَعْمِهِمْ وَ هٰذَا لِشُرَكَآئِنَا ۚ اور یہ کافر لوگ اللہ کی پیدا کی ہوئی کھیتی اور اس کے پیدا کئے ہوئے مویشیوں میں سے اللہ کا ایک حصہ مقرر کر دیتے ہیں پھر یہ کافر اپنے خیال باطل کی بنا پر یہ کہتے ہیں کہ یہ حصہ اللہ کا ہے اور یہ حصہ ہمارے مقرر کردہ معبودوں کا ہے فَمَا كَانَ لِشُرَكَآئِهِمْ فَلَا يَصِلُ اِلَى اللّٰهِ ۚ وَ مَا كَانَ لِلّٰهِ فَهُوَ يَصِلُ اِلٰى شُرَكَآئِهِمْ ؕ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ﴿١٣٦﴾ پھر یہ کہتے ہیں کہ جو حصہ ان کے مقرر کردہ معبودوں کے لیے ہے وہ تو اللہ کے حصہ میں شامل نہیں کیا جا سکتا، مگر جو اللہ کے لیے ہے وہ ان کے معبودوں کے حصہ میں شامل کیا جا سکتا ہے، کیا ہی برا فیصلہ ہے جو یہ کرتے ہیں وَ كَذٰلِكَ زَيَّنَ لِكَثِيْرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ قَتْلَ اَوْلَادِهِمْ شُرَكَآؤُهُمْ لِيُرْدُوْهُمْ وَ لِيَلْبِسُوْا عَلَيْهِمْ دِيْنَهُمْ ؕ اور اسی طرح اکثر مشرکوں کی نگاہ میں ان کے باطل معبودوں نے ان کی اولاد کے قتل کو خوشنما بنا رکھا ہے تاکہ وہ ان مشرکوں کو ہلاکت میں مبتلا کر دیں اور ان کے دین کو ان

پر مشتبہ کر دیں وَ لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَ مَا یَفْتَرُوْنَ ﴿۱۳۷﴾ اور اگر
اللہ چاہتا تو یہ مشرک ایسا کبھی نہ کرتے، لہٰذا آپ ان کو اور ان کی افترا پردازیوں کو
ان کی حالت پر چھوڑ دیجئے اپنے باطل معبودوں کے غضب سے بچنے کے لئے یہ مشرکین اپنی
اولاد کی قربانی پیش کیا کرتے تھے، شیطان نے اس کام کو ان کی نظروں میں مستحسن بنا دیا تھا۔
چونکہ یہ دنیا کی زندگی ایک امتحان ہے اس لئے ہر شخص کو اختیار دیا گیا ہے کہ خواہ اللہ کی اطاعت
کرے خواہ شیطان کی پیروی کرے، مکمل حساب قیامت کے دن ہی ہو گا وَ قَالُوْا هٰذِهٖۤ
اَنْعَامٌ وَّ حَرْثٌ حِجْرٌ ۖ لَّا یَطْعَمُهَاۤ اِلَّا مَنْ نَّشَآءُ بِزَعْمِهِمْ اور وہ لوگ یہ
بھی کہتے ہیں کہ یہ کچھ مخصوص مویشی اور مخصوص کھیت عام لوگوں کے لئے ممنوع
ہیں انہیں ہماری اجازت کے بغیر کوئی نہیں کھا سکتا ان مویشیوں اور کھیتوں کو بتوں کے نام
پر مخصوص کر دیتے تھے وَ اَنْعَامٌ حُرِّمَتْ ظُهُوْرُهَا وَ اَنْعَامٌ لَّا یَذْكُرُوْنَ
اسْمَ اللّٰهِ عَلَیْهَا افْتِرَآءً عَلَیْهِ ؕ اسی طرح کچھ مویشی ایسے ہیں جن کی پیٹھ پر
سوار ہونا ممنوع ہے اور بعض مخصوص مویشی ایسے ہیں کہ ذبح کرتے وقت ان پر اللہ کا
نام نہیں لیتے اور یہ جھوٹ بھی بولتے ہیں کہ یہ تمام احکام اللہ کی طرف سے ہیں
سَیَجْزِیْهِمْ بِمَا كَانُوْا یَفْتَرُوْنَ ﴿۱۳۸﴾ عنقریب اللہ انہیں اس جھوٹ اور بہتان
کی سزا دے گا وَ قَالُوْا مَا فِیْ بُطُوْنِ هٰذِهِ الْاَنْعَامِ خَالِصَةٌ لِّذُكُوْرِنَا وَ
مُحَرَّمٌ عَلٰۤى اَزْوَاجِنَا ۚ نیز وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ ان مخصوص جانوروں کے پیٹ
میں جو بچہ ہے وہ صرف ہمارے مردوں کے لئے حلال ہے اور ہماری عورتوں پر اس کا
کھانا حرام ہے وَ اِنْ یَّكُنْ مَّیْتَةً فَهُمْ فِیْهِ شُرَكَآءُ ؕ البتہ اگر وہ بچہ مردہ پیدا

ہو تو مرد و عورت سب کھا سکتے ہیں سَيَجۡزِيۡهِمۡ وَصۡفَهُمۡ ؕ اِنَّهٗ حَكِيۡمٌ

عَلِيۡمٌ ﴿۱۳۹﴾ عنقریب اللہ اِنہیں اِن کی غلط بیانیوں کی سزا دے گا بے شک وہ بڑی

حکمت والا اور بڑے علم والا ہے قَدۡ خَسِرَ الَّذِيۡنَ قَتَلُوۡۤا اَوۡلَادَهُمۡ سَفَهًۢا

بِغَيۡرِ عِلۡمٍ وَّ حَرَّمُوۡا مَا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ افۡتِرَآءً عَلَى اللّٰهِ ؕ یقیناً وہ لوگ

خسارے میں پڑ گئے جنہوں نے اپنی اولاد کو جہالت و نادانی کی بنا پر قتل کر ڈالا اور اسی

طرح اللہ پر بہتان باندھ کر اس رزق کو اپنے اوپر حرام کر لیا جو اللہ نے انہیں عطا کیا

تھا قَدۡ ضَلُّوۡا وَمَا كَانُوۡا مُهۡتَدِيۡنَ ﴿۱۴۰﴾ یقینا یہ لوگ گمراہی میں اتنی دور جا

چکے ہیں کہ کبھی راہِ راست پر نہیں آسکتے رکوع [۱۶]

آیات نمبر 141 تا 144 میں بیان کہ تمام نعمتیں اللہ ہی کی عطا کردہ ہیں، باغات اور کھیتوں کی پیداوار میں سے اللہ کا مقرر کردہ حق ادا کرنے کی تاکید۔ تمام جانور اللہ ہی نے پیدا کئے ہیں۔ جو مویشی اللہ نے حلال قرار دئے ہیں انہیں کھانے اور ان میں سے کسی کو حرام نہ قرار دینے کی تاکید۔

وَ هُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَ جَنّٰتٍ مَّعْرُوْشٰتٍ وَّ غَيْرَ مَعْرُوْشٰتٍ وَّ النَّخْلَ وَ الزَّرْعَ مُخْتَلِفًا اُكُلُهٗ وَ الزَّيْتُوْنَ وَ الرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا وَّ غَيْرَ مُتَشَابِهٍ ؕ اور اللہ کی ذات وہ ہے جس نے ایسے باغات پیدا کئے جن کی بیلیں کسی سہارے کے ذریعہ اوپر چڑھائی جاتی ہیں اور ایسے درخت بھی جو خود اپنے سہارے کھڑے ہوتے ہیں اور اسی طرح کھجور کے درخت اور کھیتی پیدا کی ہے، ان سب کے پھل مختلف ذائقوں والے ہیں اور زیتون اور انار بھی پیدا کئے ہیں جن میں سے بعض ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہیں اور بعض مختلف بھی ہیں كُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَ اٰتُوْا حَقَّهٗ يَوْمَ حَصَادِهٖ ۖ وَ لَا تُسْرِفُوْا ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿۱۴۱﴾ تم ان سب کے پھلوں کو کھاؤ جب وہ تیار ہو جائیں اور اس پھل اور کھیتی کے کاٹنے کے دن اللہ کی طرف سے مقرر کردہ حق بھی ادا کر دیا کرو اور حد سے تجاوز نہ کرو یقیناً اللہ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا وَ مِنَ الْاَنْعَامِ حَمُوْلَةً وَّ فَرْشًا ؕ اس نے چوپایوں میں سے وہ جانور بھی پیدا کیے جن سے سواری و باربرداری کا کام لیا جاتا ہے اور ایسے جانور بھی جو چھوٹے قد والے ہیں كُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ وَ لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۱۴۲﴾ کھاؤ ان چیزوں میں سے جو اللہ نے تمہیں عطا کی ہیں اور شیطان کی پیروی نہ کرو، بے شک وہ تمہارا

کھلا دشمن ہے ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ ۚ مِنَ الضَّاْنِ اثْنَيْنِ وَ مِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ ؕ
مویشی جانوروں کی آٹھ قسمیں ہیں، دو نر و مادہ بھیڑ سے اور دو نر و مادہ بکریوں میں سے قُلْ
ءٰٓالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ ؕ
آپ ان سے پوچھئے کہ کیا اللہ نے دونوں نر حرام کئے ہیں یا دونوں مادائیں یا وہ بچے جو ان
ماداؤں کے پیٹ میں ہوتے ہیں نَبِّئُوْنِيْ بِعِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۴۳﴾ اگر تم
اپنے دعوے میں سچے ہو تو مجھے اس کی سند بتاؤ وَ مِنَ الْاِبِلِ اثْنَيْنِ وَ مِنَ الْبَقَرِ
اثْنَيْنِ ؕ اور اسی طرح اس نے اونٹ اور گائے سے بھی دو نر اور دو مادہ پیدا کئے عرب
میں یہی جانور معروف تھے قُلْ ءٰٓالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا
اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ ؕ آپ ان سے پوچھئے کہ کیا اللہ نے دونوں نر
حرام کئے ہیں یا دونوں مادائیں یا وہ بچے جو ان ماداؤں کے پیٹ میں ہوتے ہیں اَمْ كُنْتُمْ
شُهَدَآءَ اِذْ وَصّٰىكُمُ اللّٰهُ بِهٰذَا ۚ اور کیا تم خود اس وقت موجود تھے جب اللہ نے ان
کے حرام ہونے کا حکم دیا تھا فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا لِّيُضِلَّ
النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۴۴﴾ اس شخص سے بڑھ
کر ظالم کون ہو گا جو لوگوں کو گمراہ کرنے کے لئے بغیر کسی تحقیق کے اللہ کی طرف منسوب
کر کے جھوٹی بات کہے یقیناً اللہ ایسے ظالموں کی راہِ راست کی طرف رہنمائی نہیں کرتا
مشرکین نے ان میں سے بعض جانوروں کو حرام قرار دے رکھا تھا اور کہتے تھے کہ انہیں اللہ نے
حرام قرار دیا ہے رکوع [۱۷]

آیات نمبر 145 تا 150 میں پچھلی آیات میں حلال وحرام کی بحث کے تسلسل میں تاکید کہ صرف مردار، خون، اور سؤر کا گوشت حرام قرار دئے گئے ہیں۔ وضاحت کہ یہود پر بہت سی چیزیں ان کی نافرمانی کی وجہ سے بطور سزا حرام قرار دے دی گئی تھیں۔ مشرک بہت سی حلال چیزوں کو محض اپنے باپ دادا کی پیروی میں حرام قرار دیتے تھے۔ مسلمانوں کو ان کی پیروی نہ کرنے کی ہدایت۔

قُلْ لَّآ اَجِدُ فِيْ مَآ اُوْحِيَ اِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَّطْعَمُهٗٓ اِلَّآ اَنْ يَّكُوْنَ مَيْتَةً اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا اَوْ لَحْمَ خِنْزِيْرٍ فَاِنَّهٗ رِجْسٌ اَوْ فِسْقًا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ آپ فرمادیجئے کہ جو وحی میرے پاس آئی ہے، میں اس میں تو کوئی چیز ایسی نہیں پاتا جو کسی کھانے والے پر حرام ہو سوائے یہ کہ وہ مرا ہوا جانور ہو یا بہتا ہوا خون یا سؤر کا گوشت ہو کیونکہ وہ ناپاک ہے یا وہ نافرمانی سے ذبح کیا ہوا جانور جس پر اللہ کے سوا کسی اور کا نام پکارا گیا ہو فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّ لَا عَادٍ فَاِنَّ رَبَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٤٥﴾ پھر جو شخص بھوک سے مجبوری کی حالت میں کوئی چیز کھالے بشرطیکہ نہ تو طالب لذّت ہو اور نہ حد سے تجاوز کرنے والا ہو تو آپ کا رب بڑا بخشنے والا اور ہر وقت رحم کرنے والا ہے وَعَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا كُلَّ ذِيْ ظُفُرٍ ۚ اور یہود پر ہم نے تمام ناخن والے جانور حرام کر دیئے تھے وَمِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ شُحُوْمَهُمَآ اِلَّا مَا حَمَلَتْ ظُهُوْرُهُمَآ اَوِ الْحَوَايَآ اَوْ مَا اخْتَلَطَ بِعَظْمٍ ۭ اور گائے اور بکری میں سے ان دونوں کی چربیاں ان پر ہم نے حرام کر دی تھیں سوائے وہ چربی جو گائے اور بکری کی پشت پر یا

انتڑیوں میں لگی ہو یا ہڈی سے ملی ہوئی ہو ذٰلِكَ جَزَيْنٰهُمْ بِبَغْيِهِمْ ۖ وَ اِنَّا
لَصٰدِقُوْنَ ﴿۱۴۶﴾ ہم نے ان کو یہ سزا ان کی شرارت و سرکشی کے سبب دی تھی اور
بے شک ہم جو کچھ کہہ رہے ہیں بالکل سچ ہے فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقُلْ رَّبُّكُمْ ذُوْ
رَحْمَةٍ وَّاسِعَةٍ ۚ وَلَا يُرَدُّ بَاْسُهٗ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۱۴۷﴾ اگر اب بھی یہ
لوگ آپ کو جھٹلائیں تو ان سے کہہ دیجئے کہ تمہارا رب بڑی وسیع رحمت والا ہے لیکن
یہ سمجھ لو کہ مجرموں سے اس کا عذاب ہمیشہ کے لئے ٹالا نہیں جاسکتا سَيَقُوْلُ
الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَآ اَشْرَكْنَا وَلَآ اٰبَآؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ
شَيْءٍ ؕ عنقریب یہ مشرکین کہیں گے کہ اگر اللہ چاہتا تو نہ ہم شرک کرتے اور نہ ہی
ہمارے باپ داد، اور نہ ہی ہم کسی چیز کو بلاسند حرام ٹھہراتے ان کے خیال میں یہ اس
بات کا ثبوت تھا کہ وہ جو کچھ کر رہے ہیں وہ ٹھیک ہے، لیکن چونکہ یہ دنیا کی زندگی امتحان ہے اس
لئے ہر شخص کو اطاعت یا نافرمانی اختیار دیا گیا ہے، پھر قیامت کے دن تمام اعمال کا حساب کیا جائے
گا كَذٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ حَتّٰى ذَاقُوْا بَاْسَنَا ؕ ان سے پہلے
والے لوگوں نے بھی اسی طرح ہمارے رسولوں کو جھٹلایا تھا یہاں تک کہ انہوں نے
ہمارے عذاب کا مزہ چکھ لیا دنیا میں بھی سزا ملی اور بالآخر قیامت کے دن انہیں ہمیشہ کے لئے
جہنم میں ڈال دیا جائے گا قُلْ هَلْ عِنْدَكُمْ مِّنْ عِلْمٍ فَتُخْرِجُوْهُ لَنَا ؕ آپ ان
سے کہہ دیجئے کہ اگر تمہارے پاس کوئی دلیل یا ثبوت ہے تو ہمیں بھی دکھاؤ اِنْ
تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَخْرُصُوْنَ ﴿۱۴۸﴾ تم تو محض گمان کی پیروی
کرتے ہو اور صرف قیاس آرائیاں ہی کرتے ہو قُلْ فَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ ۚ

فَلَوْ شَآءَ لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۴۹﴾ آپ فرما دیجئے کہ اللہ ہی کی حجت کامل اور
غالب ہے، اگر وہ چاہتا تو تم سب کو ضرور ہدایت دے دیتا لیکن اس نے اطاعت یا نافرمانی
کے فیصلہ کا اختیار ہر شخص کو دے دیا ہے کہ یہی دنیا کی زندگی میں آزمائش ہے قُلْ هَلُمَّ
شُهَدَآءَكُمُ الَّذِيْنَ يَشْهَدُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ هٰذَا ۚ آپ ان سے فرما
دیجئے کہ تم اپنے ان گواہوں کو پیش کرو جو گواہی دیں کہ ان سب چیزوں کو اللہ ہی
نے حرام کیا ہے فَاِنْ شَهِدُوْا فَلَا تَشْهَدْ مَعَهُمْ ۚ پھر اگر ان کے گواہ اس
قسم کی شہادت دے بھی دیں تو آپ ان کی تصدیق نہ کیجئے وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ
الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَهُمْ بِرَبِّهِمْ
يَعْدِلُوْنَ ﴿۱۵۰﴾ اور ایسے لوگوں کی خواہشات کے پیچھے نہ چلئے جو ہماری آیات کی
تکذیب کرتے ہیں اور آخرت پر ایمان نہیں رکھتے اور اپنے رب کے ساتھ دوسروں
کو برابر کا شریک ٹھہراتے ہیں رکوع [۱۸]

آیت نمبر 151

آیات نمبر 151 تا 153 میں ماں باپ سے حسن سلوک کی تاکید۔ شرک، اولاد کا قتل، بے حیائی کے کام، ناحق قتل اور یتیموں کا مال کھانے کی ممانعت۔ انصاف کے ساتھ ناپ تول کرنے، عدل کرنے، اللہ کا عہد پورا کرنے اور شیطان کی پیروی نہ کرنے کی تاکید۔

قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا وَّ بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۚ آپ ان سے فرما دیجئے کہ آؤ میں وہ چیزیں تم کو پڑھ کر سناؤں جو تمہارے رب نے تم پر حرام کی ہیں وہ یہ ہیں کہ اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک مت ٹھہراؤ اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو وَ لَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ ؕ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَ اِيَّاهُمْ ۚ اور اپنی اولاد کو افلاس کے سبب قتل نہ کیا کرو، ہم ہی تمہیں بھی رزق دیتے ہیں اور انہیں بھی وَ لَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَ مَا بَطَنَ ۚ اور بے حیائی کی باتوں کے قریب نہ جاؤ خواہ وہ اعلانیہ ہوں یا پوشیدہ وَ لَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ؕ اور کسی ایسے شخص کو قتل نہ کرو جس کا قتل اللہ نے حرام کیا ہو، ہاں مگر کسی حق شرعی کی بنیاد پر ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿١٥١﴾ یہ وہ باتیں ہیں جن کے لئے تمہیں اللہ نے تاکیدی حکم دیا ہے تاکہ تم سمجھ سے کام لو جن چیزوں کو تم حرام قرار دیتے تھے انہیں اللہ نے حرام نہیں قرار دیا، البتہ یہ وہ چیزیں ہیں جنہیں اللہ نے حرام قرار دیا ہے [تفصیل کے لئے: ضمیمہ -- والدین کے حقوق] وَ لَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ ۚ اور یہ کہ یتیم کے

مال کے قریب بھی نہ جاؤ سوائے ایسے طریقہ سے جو اس کے حق میں بہترین ہو یہاں تک کہ وہ یتیم اپنی جوانی کو پہنچ جائے وَ اَوْفُوا الْكَيْلَ وَ الْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ ۚ اور ناپ تول میں پورا انصاف کیا کرو لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ۚ اور ہم کسی جان پر اس کی استطاعت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتے وَ اِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَ لَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ۚ اور یہ کہ جب کوئی بات کہو تو انصاف سے کہو، خواہ اس بات کا تعلق تمہارے کسی قریبی رشتہ دار ہی سے کیوں نہ ہو وَ بِعَهْدِ اللّٰهِ اَوْفُوْا ؕ اور یہ کہ اللہ کے عہد کو پورا کیا کرو ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿۱۵۲﴾ یہ وہ باتیں ہیں جن کے لئے تمہیں اللہ نے تاکیدی حکم دیا ہے تاکہ تم نصیحت حاصل کرو

وَ اَنَّ هٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا فَاتَّبِعُوْهُ ۚ اور یہ بھی فرما دیجئے کہ میرے نزدیک ان احکام کو ماننا ہی سیدھا راستہ ہے لہٰذا تم اسی راستہ پر چلو وَ لَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ ؕ اور دوسرے راستوں پر نہ چلو ورنہ وہ راستے تمہیں اللہ کی راہ سے جدا کر دیں گے ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۱۵۳﴾ یہی وہ بات ہے جس کا اللہ نے تمہیں تاکیدی حکم دیا ہے تاکہ تم پرہیز گار بن جاؤ۔

آیات نمبر 154 تا 160 میں بیان کہ اس سے پہلے موسیٰ علیہ السلام پر کتاب اتاری گئی تھی جس میں ہر چیز کی تفصیل تھی۔ اب یہ قرآن اتارا گیا ہے تاکہ حجت پوری ہو جائے اور کوئی یہ نہ کہہ سکے کہ اگر ہم پر کتاب اتاری جاتی تو ہم ان سے زیادہ ہدایت یافتہ ہوتے۔ جن لوگوں نے اپنے دین میں تفرقہ ڈالا ان سے اعراض کرنے کی تاکید۔ ہر نیکی کے بدلہ دس نیکیوں کا اجر ملے گا لیکن برائی کی سزا صرف اس کے برابر ہو گی۔

ثُمَّ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ تَمَامًا عَلَى الَّذِيْٓ اَحْسَنَ وَ تَفْصِيْلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّ هُدًى وَّ رَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ بِلِقَآءِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۵۴﴾ پھر ہم نے موسیٰ کو بھی ایک کتاب عطا کی تھی تاکہ بھلائی کی روش اختیار کرنے والوں پر ہماری نعمت پوری ہو جائے اس کتاب میں ہر ضروری بات کی تفصیل موجود تھی اور وہ سراسر ہدایت اور رحمت تھی، تاکہ بنی اسرائیل قیامت کے دن اپنے رب سے ملاقات پر ایمان لے آئیں [رکوع ۱۹] وَ هٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَ اتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۱۵۵﴾ اور اسی طرح ہم نے یہ ایک بڑی بابرکت کتاب "قرآن" نازل کی ہے، پس تم اس کی پیروی کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے

اَنْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اُنْزِلَ الْكِتٰبُ عَلٰى طَآئِفَتَيْنِ مِنْ قَبْلِنَا ۪ وَ اِنْ كُنَّا عَنْ دِرَاسَتِهِمْ لَغٰفِلِيْنَ ﴿۱۵۶﴾ اور یہ کتاب اس لئے بھی نازل کی ہے کہ تم یہ نہ کہہ سکو کہ آسمانی کتاب تو ہم سے پہلے کے دو گروہوں "یہود و نصاریٰ" پر ہی اتاری گئی تھی اور ہم تو ان کے پڑھنے پڑھانے سے بے خبر تھے اَوْ تَقُوْلُوْا لَوْ اَنَّآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْكِتٰبُ لَكُنَّآ اَهْدٰى مِنْهُمْ ۚ یا تم یہ کہو کہ اگر ہم پر بھی کوئی آسمانی

کتاب اتاری جاتی تو ہم یقیناً ان "یہود نصاریٰ" سے زیادہ ہدایت یافتہ ہوتے فَقَدْ

جَآءَكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ هُدًى وَّ رَحْمَةٌ ۚ سو اب تمہارے پاس

تمہارے رب کی طرف سے روشن دلیل اور ہدایت و رحمت آچکی ہے فَمَنْ اَظْلَمُ

مِمَّنْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَ صَدَفَ عَنْهَا ؕ پھر اس شخص سے بڑھ کر ظالم کون

ہو سکتا ہے جو اللہ کی آیتوں کو جھٹلائے اور دوسرے لوگوں کو بھی ان سے روکے

سَنَجْزِي الَّذِيْنَ يَصْدِفُوْنَ عَنْ اٰيٰتِنَا سُوْٓءَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا

يَصْدِفُوْنَ ﴿۱۵۷﴾ ہم عنقریب ایسے لوگوں کو جو دوسروں کو ہماری آیات سے روکتے

ہیں، ان کے اس عمل کی پاداش میں بہت سخت سزا دیں گے هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ

اَنْ تَاْتِيَهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ يَاْتِيَ رَبُّكَ اَوْ يَاْتِيَ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ ؕ کیا یہ لوگ

اسی بات کا انتظار کر رہے ہیں کہ ان کے پاس فرشتے آجائیں یا خود آپ کا پروردگار

آجائے یا آپ کے رب کی کوئی بڑی نشانی ان کے پاس آجائے يَوْمَ يَاْتِيْ بَعْضُ

اٰيٰتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ

فِيْٓ اِيْمَانِهَا خَيْرًا ؕ جس روز آپ کے رب کی کوئی بڑی نشانی آپہنچے گی تو اس دن

کسی ایسے شخص کا ایمان لانا اسے کوئی فائدہ نہیں دے گا جو اس سے پہلے ایمان نہ لایا

ہو، یا ایمان تو رکھتا ہو لیکن اپنے اس ایمان کی حالت میں کوئی نیک عمل نہ کیا ہو قُلِ

انْتَظِرُوْٓا اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ ﴿۱۵۸﴾ اے پیغمبر (ﷺ)! آپ فرمادیجئے کہ تم بھی

انتظار کرو ہم بھی منتظر ہیں فرشتوں کے آنے سے انسان کی موت مراد ہے، رب کے آنے

سے قیامت مراد ہے جب سب اللہ کے سامنے پیش کئے جائیں گے اور بڑی نشانی سے قیامت کی نشانیاں مراد ہیں جیسے سورج کا مغرب سے نکلنا۔ ان تمام صورتوں میں نہ توبہ قبول ہوگی نہ ایمان لانا نفع دے گا کیونکہ انسان کو امتحان کے لئے دیا گیا وقت ختم ہو چکا۔ اِنَّ الَّذِیْنَ فَرَّقُوْا دِیْنَهُمْ وَ كَانُوْا شِیَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِیْ شَیْءٍ ؕ بیشک جن لوگوں نے اپنے دین کے حصے بخرے کر ڈالے اور وہ مختلف فرقوں میں بٹ گئے، آپ کو ان سے کچھ سروکار نہیں اِنَّمَاۤ اَمْرُهُمْ اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ یُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا یَفْعَلُوْنَ ﴿۱۵۹﴾ ان کا معاملہ صرف اللہ کے سپرد ہے، پھر وہی ان کو بتائے گا جو کچھ دنیا میں وہ کرتے رہے مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا ۚ جو شخص کوئی نیکی لے کر حاضر ہو گا تو اس کو اس جیسی دس نیکیوں کا ثواب ملے گا وَ مَنْ جَآءَ بِالسَّیِّئَةِ فَلَا یُجْزٰۤى اِلَّا مِثْلَهَا وَ هُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ ﴿۱۶۰﴾ اور جو شخص برائی لے کر پیش ہو گا تو اس کو فقط اس برائی کے برابر سزا دی جائے گی اور کسی کے ساتھ ظلم نہیں کیا جائے گا۔

آیت نمبر 161

آیات نمبر 161 تا 165 میں رسول اللہ ﷺ کو ملت ابراہیمی کی پیروی کرنے اور کفار کو یہ بتانے کی تلقین کہ میری نماز، میری قربانی، میری زندگی اور موت سب اللہ ہی کے لئے ہے ۔ روز قیامت کوئی کسی دوسرے کے گناہوں کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔ بالآخر سب کو اللہ ہی کی طرف واپس لوٹ کر جانا ہے ۔ اللہ ہی نے آزمائش کے لئے بعض لوگوں کو دوسروں کے مقابلہ میں دنیاوی درجات میں فوقیت عطا کی ہے۔

قُلْ اِنَّنِيْ هَدٰىنِيْ رَبِّيْٓ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۚ۬ آپ فرما دیجئے کہ یقیناً میرے رب نے مجھے سیدھا راستہ دکھا دیا ہے دِيْنًا قِيَمًا مِّلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ۚ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿١٦١﴾ یہ صحیح اور مستحکم دین کا راستہ تو صرف ابراہیم علیہ السلام کا طریقہ ہی ہے جو صرف اللہ کی طرف یکسو تھے اور وہ ہرگز شرک کرنے والوں میں سے نہ تھے قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٦٢﴾ لا اے پیغمبر (ﷺ)! آپ فرما دیجئے کہ بے شک میری نماز، میری قربانی، میرا جینا اور میرا مرنا سب کچھ اللہ رب العالمین کے لیے ہے لَا شَرِيْكَ لَهٗ ۚ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿١٦٣﴾ اس کا کوئی شریک نہیں، مجھے اسی بات کا حکم دیا گیا ہے اور میں سب سے پہلے اللہ کا فرمانبردار بنتا ہوں قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْغِيْ رَبًّا وَّهُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ ۭ آپ فرما دیجئے کہ کیا میں اللہ کے سوا کوئی دوسرا رب تلاش کروں حالانکہ وہی ہر شے کا رب ہے وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ اِلَّا عَلَيْهَا ۚ اور ہر شخص جو بھی گناہ کرتا ہے اس کا وبال اسی پر ہوتا

وَ لَا تَزِرُ وَازِرَۃٌ وِّزْرَ اُخْرٰی ۚ اور کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کے گناہوں کا بوجھ نہیں اٹھائے گا ثُمَّ اِلٰی رَبِّکُمْ مَّرْجِعُکُمْ فَیُنَبِّئُکُمْ بِمَا کُنْتُمْ فِیْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۶۴﴾ بالآخر تم سب کو اپنے رب ہی کی طرف لوٹ کر واپس جانا ہے پھر وہ تمہیں ان باتوں کی حقیقت سے آگاہ فرمادے گا جن میں تم اختلاف کیا کرتے تھے وَ هُوَ الَّذِیْ جَعَلَکُمْ خَلٰٓئِفَ الْاَرْضِ وَ رَفَعَ بَعْضَکُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّیَبْلُوَکُمْ فِیْ مَاۤ اٰتٰىکُمْ ؕ اور وہ اللہ ہی ہے جس نے تمہیں زمین میں اپنا نائب بنایا اور بعض لوگوں کو دوسروں کے مقابلہ میں دنیاوی درجات میں فوقیت عطا کی تاکہ وہ ان چیزوں میں تمہیں آزمائے جو اس نے تمہیں عطا کی ہیں یہ زندگی امتحان ہے جہاں ہر شخص کو مال و اولاد کی شکل میں کچھ وسائل اور اپنے اعمال کے بارے میں فیصلہ کرنے کا اختیار بخش دیا ہے کہ نیکی یا بدی کا راستہ اختیار کر سکتا ہے۔ اس اختیار ہی کی وجہ سے اس سے باز پرس ہو گی۔ دنیا کے درجات اللہ کی طرف سے ہیں اور ان کا مقصد امتحان ہے لیکن جنت کے درجات جو ہمیشہ ہمیشہ باقی رہیں گے ان کا انحصار انسان کے اعمال پر ہو گا جیسا کہ آیت نمبر 132 میں گزر چکا ہے اِنَّ رَبَّکَ سَرِیْعُ الْعِقَابِ ۖ وَ اِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۶۵﴾ بلاشبہ آپ کا پروردگار سزا دینے میں دیر نہیں لگاتا اور بلاشبہ وہ بہت درگزر کرنے والا اور ہر وقت رحم فرمانے والا بھی ہے رکوع [۲۰]

7:سورۃ الاعراف

ترتیبِ تلاوت	نام سورہ	مکی / مدنی	کل رکوع	کل آیات	پارہ شمار	نام پارہ
7	سُوْرَةُ الْاَعْرَاف	مکی	24	206	8	وَلَوْ اَنَّنَا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو رحمٰن اور رحیم ہے

آیات نمبر 1 تا 9 میں رسول اللہ ﷺ کو تسلی دی گئی ہے کہ قرآن کے بارے میں آپ کی ذمہ داری صرف یہ ہے کہ لوگوں کو خبر دار کر دیں، یہ اہل ایمان کے لئے نصیحت ہے۔ قریش کو تنبیہ کہ اس کتاب کو قبول کرلو ورنہ جان لو کہ اس سے پہلے کتنی ہی قومیں رسولوں کی تکذیب میں ہلاک ہو چکی ہیں۔ جب ان پر عذاب آیا تو کوئی ان کی مدد کرنے والا نہ تھا۔ پھر بالآخر ایک ایسا دن آنے والا ہے جس دن صرف نیک اعمال کرنے والے ہی کامیاب ہوں گے۔ قریش کو تنبیہ کہ اس ملک میں تمہیں جو اقتدار ملا ہے وہ اللہ ہی کا عطا کردہ ہے لیکن تم اس کا شکر ادا نہیں کرتے

الٓمّٓصٓ ۚ الف، لام، میم، صاد (حقیقی معنیٰ اللہ اور رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں)

كِتٰبٌ اُنْزِلَ اِلَيْكَ فَلَا يَكُنْ فِيْ صَدْرِكَ حَرَجٌ مِّنْهُ لِتُنْذِرَ بِهٖ وَ ذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ اے پیغمبر (ﷺ)! یہ ایک کتاب ہے جو اس غرض سے آپ پر نازل کی گئی ہے کہ آپ اس کے ذریعہ لوگوں کو خبر دار کر دیں، سو اس کی وجہ سے آپ کے دل میں کوئی پریشانی نہیں ہونی چاہئے اور یہ کتاب ایمان والوں کے لئے نصیحت ہے رسول کا کام اللہ کا پیغام پہنچا دینا ہے، لوگ اگر ایمان نہیں لاتے تو وہ خود اس

کے ذمہ دار ہوں گے، رسول پر ان کے عمال کی ذمہ داری نہیں ہے ﴿۲﴾ اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ

اے لوگو! تم اس کتاب کی پیروی کرو جو تمہارے رب کی طرف سے تمہارے لئے نازل کی گئی ہے اور اللہ کو چھوڑ کر دوسرے باطل سرپرستوں کی پیروی نہ کرو، تم لوگ بہت ہی کم نصیحت قبول کرتے ہو ﴿۳﴾ وَكَمْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا فَجَآءَهَا بَاْسُنَا بَيَاتًا اَوْ هُمْ قَآئِلُوْنَ

اور کتنی ہی بستیاں ایسی ہیں جن کے رہنے والوں کو ہم نے ہلاک کر دیا، ہمارا عذاب ان پر یا تو رات کے وقت آیا، یا ایسے وقت جب وہ دوپہر کو آرام کر رہے تھے ﴿۴﴾ فَمَا كَانَ دَعْوٰىهُمْ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَآ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ

پھر جس وقت ہمارا عذاب آیا تو اس وقت ان کی چیخ و پکار اس کے سوا اور کچھ نہ تھی کہ بے شک ہم ہی ظالم و نافرمان تھے ﴿۵﴾ فَلَنَسْـَٔلَنَّ الَّذِيْنَ اُرْسِلَ اِلَيْهِمْ وَلَنَسْـَٔلَنَّ الْمُرْسَلِيْنَ

جن لوگوں کی طرف رسول بھیجے گئے تھے ہم ان سے ضرور باز پرس کریں گے اور خود رسولوں سے بھی ضرور دریافت کریں گے ﴿۶﴾ فَلَنَقُصَّنَّ عَلَيْهِمْ بِعِلْمٍ وَّمَا كُنَّا غَآئِبِيْنَ

پھر وہ تمام احوال جن سے ہم بخوبی واقف ہیں ان سب کے سامنے بیان کر دیں گے، آخر ہم کہیں غائب تو نہیں تھے ﴿۷﴾ وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذِ ِۨ الْحَقُّ ۚ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰۗئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ

اور اس دن اعمال کا تولا جانا برحق ہے، پھر جن کی نیکیوں کے پلّے بھاری ہوں گے وہی کامیاب ہوں گے ﴿۸﴾ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ

فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ بِمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَظْلِمُوْنَ اور جن لوگوں کے نیکیوں کے پلّے ہلکے ہوں گے تو یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہماری آیات کے ساتھ ظلم کر کے اپنے آپ کو خسارہ میں ڈالا ﴿٩﴾ وَلَقَدْ مَكَّنّٰكُمْ فِي الْاَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ اور بیشک ہم نے تمہیں زمین میں رہنے کی جگہ عطا کی اور ہم نے تمہارے لئے اس میں سامان رزق پیدا کیا مگر تم لوگ بہت ہی کم شکر ادا کرتے ہو ﴿١٠﴾ ع رکوع [۱]

آیات نمبر 10 تا 25 میں قصہ آدم ابلیس، جب ابلیس نے اولاد آدم کو دھمکی دی کہ وہ انہیں گمراہ کر دے گا اور ان میں سے اکثر لوگ اللہ کے شکر گزار نہ ہوں گے۔ قریش کو تنبیہ کہ جس طرح شیطان نے آدم علیہ السلام کو دھوکہ دے کر جنت سے نکلوا دیا تھا اسی طرح اب وہ تمہیں گمراہ کرنا چاہتا ہے

وَ لَقَدْ خَلَقْنٰكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلٰٓىِٕكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ ﴖ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ لَمْ يَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ⑪

اور بلاشبہ ہم نے تم سب کو پیدا کیا پھر ہم ہی نے تمہاری شکل وصورت بنائی پھر ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو، سو ان سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے، اور وہ سجدہ کرنے والوں میں شامل نہ ہوا

قَالَ مَا مَنَعَكَ اَلَّا تَسْجُدَ اِذْ اَمَرْتُكَ ؕ

اللہ نے اس سے پوچھا کہ جب میں نے تجھے سجدہ کرنے کا حکم دیا تھا تو پھر کس بات نے تجھے سجدہ کرنے سے روک دیا

قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ۚ خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّ خَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ ⑫

ابلیس نے کہا کہ میں آدم سے بہتر ہوں کیونکہ تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا ہے اور اسے مٹی سے

قَالَ فَاهْبِطْ مِنْهَا فَمَا يَكُوْنُ لَكَ اَنْ تَتَكَبَّرَ فِيْهَا فَاخْرُجْ اِنَّكَ مِنَ الصّٰغِرِيْنَ ⑬

اللہ نے فرمایا کہ یہاں سے نیچے اُتر، تجھے یہ حق حاصل نہیں کہ تو یہاں رہ کر تکبر کرے، لہذا باہر نکل جا، یقیناً تو ذلیل وخوار لوگوں میں سے ہے

قَالَ اَنْظِرْنِيْٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ⑭

ابلیس نے کہا کہ مجھے اُس دن تک کے لئے مہلت دے جس دن مُردوں کو زندہ کرکے اٹھایا جائے گا

قَالَ اِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ⑮

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تجھے یہ مہلت دی جاتی ہے

قَالَ فَبِمَآ اَغْوَيْتَنِيْ لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيْمَ

ابلیس نے کہا کہ جس

طرح تو نے مجھے گمراہی میں مبتلا کیا ہے تو اب لازماً میں بھی تیری سیدھی راہ پر ان انسانوں
کی گھات میں بیٹھ جاؤں گا ﴿۱۶﴾ ثُمَّ لَاٰتِيَنَّهُمْ مِّنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَ مِنْ خَلْفِهِمْ وَ
عَنْ اَيْمَانِهِمْ وَ عَنْ شَمَآئِلِهِمْ ؕ وَلَا تَجِدُ اَكْثَرَهُمْ شٰكِرِيْنَ پھر میں ان کے
آگے سے اور پیچھے سے اور دائیں سے اور بائیں سے ان کے پاس بہکانے کے لئے آؤں گا، تو
ان میں اکثر کو شکر گزار نہیں پائے گا ﴿۱۷﴾ قَالَ اخْرُجْ مِنْهَا مَذْءُوْمًا مَّدْحُوْرًا ؕ
لَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكُمْ اَجْمَعِيْنَ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تو
یہاں سے ذلیل و مردود ہو کر نکل جا، بنی آدم میں سے جو کوئی تیری پیروی کرے گا تو جان
لے کہ میں ضرور تم سب سے دوزخ کو بھر دوں گا ﴿۱۸﴾ وَيٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَ زَوْجُكَ
الْجَنَّةَ فَكُلَا مِنْ حَيْثُ شِئْتُمَا وَ لَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ
الظّٰلِمِيْنَ اور اے آدم! تم اور تمہاری بیوی دونوں اس جنت میں رہو اور جس جگہ سے
چاہو تم دونوں کھاؤ، مگر اس مخصوص درخت کے قریب بھی نہ جانا ورنہ تم نافرمان اور
گنہگاروں میں سے ہو جاؤ گے ﴿۱۹﴾ فَوَسْوَسَ لَهُمَا الشَّيْطٰنُ لِيُبْدِيَ لَهُمَا مَاوٗرِيَ
عَنْهُمَا مِنْ سَوْاٰتِهِمَا وَ قَالَ مَا نَهٰكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ اِلَّآ اَنْ
تَكُوْنَا مَلَكَيْنِ اَوْ تَكُوْنَا مِنَ الْخٰلِدِيْنَ پھر شیطان نے ان دونوں کے دلوں میں
وسوسہ ڈالا تاکہ ان کی شرمگاہیں جو ایک دوسرے سے پوشیدہ تھیں ان پر ظاہر کر دے اور
کہنے لگا کہ تمہارے پروردگار نے تمہیں اس مخصوص درخت سے صرف اس لئے روکا ہے
کہ اس درخت کا پھل کھا کر کہیں تم فرشتے نہ بن جاؤ یا تم یہاں ہمیشہ رہنے والوں میں نہ
شامل ہو جاؤ ﴿۲۰﴾ وَقَاسَمَهُمَآ اِنِّيْ لَكُمَا لَمِنَ النّٰصِحِيْنَ اور شیطان نے قسمیں کھا

کہ ان سے کہا کہ میں تمہارا سچا خیر خواہ ہوں ﴿۲۱﴾ فَدَلّٰىهُمَا بِغُرُوۡرٍ‌ۚ چنانچہ شیطان نے
ان دونوں کو دھوکا دے کر آہستہ آہستہ اپنی بات پر مائل کر ہی لیا فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ
بَدَتۡ لَهُمَا سَوۡاٰتُهُمَا وَطَفِقَا يَخۡصِفٰنِ عَلَيۡهِمَا مِنۡ وَّرَقِ الۡجَـنَّةِ‌ؕ پھر جیسے ہی
انہوں نے اس درخت کو چکھا تو ان کے ستر ایک دوسرے کے سامنے کھل گئے اور وہ اپنے
جسموں کو جنت کے پتوں سے ڈھانکنے لگے وَنَادٰٮهُمَا رَبُّهُمَاۤ اَلَمۡ اَنۡهَكُمَا عَنۡ
تِلۡكُمَا الشَّجَرَةِ وَاَقُلْ لَّـكُمَاۤ اِنَّ الشَّيۡطٰنَ لَـكُمَا عَدُوٌّ مُّبِيۡنٌ اُس وقت ان کے
رب نے انہیں پکارا کہ کیا میں تم دونوں کو اس درخت کے قریب جانے سے منع نہ کر چکا تھا
تھا اور میں نے تم سے یہ نہیں کہہ دیا تھا کہ بیشک شیطان تم دونوں کا کھلا دشمن ہے؟ ﴿۲۲﴾
قَالَا رَبَّنَا ظَلَمۡنَاۤ اَنۡفُسَنَا ٚ وَاِنۡ لَّمۡ تَغۡفِرۡ لَنَا وَتَرۡحَمۡنَا لَنَكُوۡنَنَّ مِنَ
الۡخٰسِرِيۡنَ ان دونوں نے عرض کیا کہ اے ہمارے رب! ہم نے اپنے اوپر ظلم کیا،
اب اگر تو نے ہمیں معاف نہ کیا اور ہم پر رحم نہ کیا تو یقیناً ہم تباہ و برباد ہو جائیں گے ﴿۲۳﴾
قَالَ اهۡبِطُوۡا بَعۡضُكُمۡ لِبَعۡضٍ عَدُوٌّ‌ ۚ وَلَـكُمۡ فِى الۡاَرۡضِ مُسۡتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى
حِيۡنٍ اللہ نے فرمایا کہ تم سب نیچے اتر جاؤ تم سب ایک دوسرے کے دشمن رہو گے اور
تمہارے لئے زمین میں ایک معیّن مدت تک ٹھکانا اور زندگی کا سامان کر دیا گیا ہے ﴿۲۴﴾ قَالَ
فِيۡهَا تَحۡيَوۡنَ وَفِيۡهَا تَمُوۡتُوۡنَ وَمِنۡهَا تُخۡرَجُوۡنَ اللہ نے یہ بھی فرمایا کہ تم زمین
ہی پر زندہ رہو گے اور زمین ہی پر مرو گے اور زمین ہی میں سے دوبارہ نکالے جاؤ گے ﴿۲۵﴾ ع

رکوع [۲]

آیات نمبر 26 تا 34 میں یہ تذکرہ کہ اللہ نے آدم علیہ السلام کو زمین پر دوبارہ لباس عطا کر دیا تھا لیکن شیطان تمہیں ورغلا کر پھر یہ لباس اتروانا چاہتا ہے۔ مشرکین جب بھی کوئی غلط کام کرتے تھے تو کہتے تھے کہ اللہ نے یہی حکم دیا ہے اور ہم نے اپنے باپ دادا کو ایسے ہی کرتے دیکھا تھا۔ اللہ کبھی بے حیائی کا حکم نہیں دیتا۔ مسجد میں آتے وقت اپنا لباس پہننے اور اسراف نہ کرنے کی تاکید۔ اللہ نے بے حیائی کے کام، لوگوں کی حق تلفی، اور شرک کو حرام قرار دیا ہے۔ ہر امت کے لئے ایک وقت اجل مقرر ہے جو تبدیل نہیں ہو سکتا۔

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِيْ سَوْاٰتِكُمْ وَ رِيْشًا ؕ اے بنی آدم! ہم نے تمہارے لئے ایسا لباس پیدا کیا جو تمہاری ستر کو بھی ڈھانپتا ہے اور تمہارے جسم کے لئے زینت کا سامان بھی ہے وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ۙ ذٰلِكَ خَيْرٌ ؕ اور پرہیز گاری کا لباس تو سب سے اچھا لباس ہے ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ یہ اللہ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے تاکہ لوگ غور کریں ﴿۲۶﴾ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ كَمَآ اَخْرَجَ اَبَوَيْكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ يَنْزِعُ عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا لِيُرِيَهُمَا سَوْاٰتِهِمَا ؕ اے اولاد آدم! کہیں شیطان تمہیں اسی طرح فتنہ میں نہ ڈال دے جس طرح اس نے تمہارے ماں باپ کو ایسی حالت میں جنت سے نکلوایا تھا کہ ان کا لباس اتروا کر انہیں ایک دوسرے کے سامنے عریاں کر دیا تھا اِنَّهٗ يَرٰىكُمْ هُوَ وَ قَبِيْلُهٗ مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ ؕ یقیناً شیطان اور اس کے ساتھی تمہیں ایسی جگہ سے دیکھتے ہیں جہاں سے تم انہیں نہیں دیکھ سکتے اِنَّا جَعَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَآءَ لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بے شک ہم نے شیطانوں کو ان ہی لوگوں کا رفیق بنایا ہے جو ایمان نہیں رکھتے ﴿۲۷﴾ وَ اِذَا

فَعَلُوْا فَاحِشَةً قَالُوْا وَجَدْنَا عَلَيْهَآ اٰبَآءَنَا وَ اللّٰهُ اَمَرَنَا بِهَا ؕ اور یہ مشرکین
جب کوئی فحش اور برا کام کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو اسی طرح کرتے
پایا ہے اور اللہ نے بھی ہمیں یہی حکم دیا ہے قُلْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ ؕ
اَتَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ اے پیغمبر (ﷺ)! آپ فرما دیجئے کہ اللہ ہرگز
کسی فحش کام کا حکم نہیں دیتا، تم اللہ کے ذمے ایسی باتیں کیوں لگاتے ہو جن کا تمہیں علم
نہیں؟ قریش مکہ برہنہ ہو کر کعبہ کا طواف کرتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو اسی
طرح کرتے پایا ہے اور اللہ نے ایسا ہی کرنے کا حکم دیا ہے ﴿۲۸﴾ قُلْ اَمَرَ رَبِّیْ بِالْقِسْطِ ۫ وَ
اَقِيْمُوْا وُجُوْهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّ ادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۬ؕ
آپ فرما دیجئے کہ اللہ نے تو انصاف کرنے کا حکم دیا ہے اور یہ بھی کہ ہر نماز کے وقت
سیدھا قبلے کی طرف رخ کیا کرو اور خالص اس ہی کی عبادت کیا کرو كَمَا بَدَاَكُمْ
تَعُوْدُوْنَ اور جس طرح اس نے تمہیں اب پیدا کیا ہے اسی طرح تم دوبارہ پیدا کیے
جاؤ گے ﴿۲۹﴾ ؕ فَرِيْقًا هَدٰى وَ فَرِيْقًا حَقَّ عَلَيْهِمُ الضَّلٰلَةُ ؕ ایک فریق کو تو اس
نے ہدایت عطا کی اور ایک فریق پر گمراہی مسلط ہو گئی ہے اِنَّهُمُ اتَّخَذُوا
الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ کیوں کہ
ان گمراہوں نے اللہ کو چھوڑ کر شیاطین کو اپنا رفیق بنالیا ہے اور گمان یہ رکھتے ہیں کہ وہ
ہدایت پر ہیں ﴿۳۰﴾ يٰبَنِیْۤ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّ كُلُوْا وَ
اشْرَبُوْا وَ لَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ اے بنی آدم! ہر
مسجد میں حاضری کے وقت اپنا لباس پہن لیا کرو اور کھاؤ، پیو لیکن اسراف نہ کرو

کیونکہ اللہ تعالیٰ اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا ﴿۳۱﴾ رکوع [۳] قُلْ مَنْ حَرَّمَ
زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَ الطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ ؕ اے پیغمبر (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم)
! آپ پوچھیے کہ اللہ نے جو زینت کا سازوسامان اور کھانے پینے کی پاکیزہ چیزیں اپنے بندوں
کے لئے پیدا کی ہیں انہیں کس نے حرام ٹھہرایا ہے؟ قُلْ هِيَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي
الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ آپ فرما دیجئے کہ یہ نعمتیں دنیا کی زندگی
میں ان لوگوں کے لیے ہیں جو ایمان لائے اور قیامت کے دن تو خالص وہی حق دار ہوں
گے كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ہم اسی طرح اپنے احکام سمجھ دار
لوگوں کے لئے تفصیل کے ساتھ بیان کرتے ہیں ﴿۳۲﴾ قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ
مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَ مَا بَطَنَ وَ الْاِثْمَ وَ الْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَ اَنْ تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ
مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّ اَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ آپ فرما دیجئے کہ
بس میرے رب نے تو تمام فحش کاموں کو خواہ وہ اعلانیہ ہوں یا پوشیدہ اور ہر گناہ کی بات
کو حرام کیا ہے اور ناحق زیادتی کرنے کو اور اس بات کو حرام کیا ہے کہ تم اللہ کے ساتھ کسی
ایسی چیز کو شریک ٹھہراؤ جس کے لیے اس نے کوئی سند نہیں اتاری ﴿۳۳﴾ وَلِكُلِّ اُمَّةٍ
اَجَلٌ ۚ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّ لَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ہر امت
کی مہلت کے لئے ایک مدّت مقرر ہے پھر جب ان کی مقررہ میعاد پوری ہو جاتی ہے تو اس
امت کے خاتمہ کا وقت نہ ایک لمحہ پیچھے ہو سکتا ہے نہ ایک لمحہ آگے جا سکتا ہے ﴿۳۴﴾